بسمہ تعالی

درس ۲:

شیعہ کا وجود اور آغاز کب سے ہوا؟

رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ہی بعض صحابی اپنے آپ کو شیعہ کہتے تھے، تو لفظ شیعہ اور یہ لوگ رسول ﷺ کے دور میں ہی زندگی بسر کرتے تھے۔

قرآن سورہ بینہ آیۃ نمبر(7)إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَـٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ کے ذیل میں رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:(أُولَـٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ) سے مراد امام علی علیہ السلام اوران کے چاہنے والے یا علی انت و شیعتک هم الفائزون۔ اے علی(علیہ السلام) آپ اور آپ کے شیعہ کامیاب ہیں۔

(حاکم حسکانی''نیشاپوری نے، جو پانچویں صدی ہجری کے مشہور علماء اہل سنت میں سے ہیں، ان روایات کو اپنی مشہور کتاب ''شواہد التنزیل''میں مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے، اور ان کی تعداد بیس ہزار روایات سے زیادہ ہے جن میں سے ہم ایک روایات کو نمونہ کے طور پر آپ کے سامنے ذکر کررہے ہیں۔

''ابن العباس'' کہتے ہیں جس وقت آیہ''الذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک هم خیر البریة''نازل ہوئی تو پیغمبر اکرم ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا:'' هو انت و شیعتک تأتی انت و شیعتک یوم القیامة راضیین مرضیین و یأتی عدوک غضباناً مقمحین''''اس آیت سے مراد آپ اور آپ کے شیعہ ہیں جو روز قیامت عرصہ محشر میں اس حال میں وارد ہوں گے کہ آپ بھی خدا سے راضی ہوں گے اور خدا بھی آپ سے راضی ہوگا، اور آپکا دشمن غصہ کی حالت میں عرصہ محشر میں وارد ہوگا اور زبردستی اس کو جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا''۔(حدیث کے بعض نسخوں میں مقمحین آیا ہے، جس کا معنی طوق و زنجیر کے ذریعہ سر کو اونچا رکھنا ہے)۔(شواہد التنزیل''جلد ۲ص ۳۵۷حدیث ۱۱۲۶)

بعض اہل سنت بطور طنز سارے اہل تشیع کو رافضی ہی کہتے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ شیعہ خلفائے ثلاثہ کی خلافت کو نہیں مانتے اور انہیں ترک کرتے ہیں۔ شیعہ، بعض احادیث کی روشنی میں مذکورہ معنی میں "رفض" کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔

اس لفظ کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ فرعون کے لشکر سے 70 لوگوں نے اسے رفض (یعنی چھوڑ) کر کے حضرت موسیٰؑ کا ساتھ دیا تھا اور یہ لوگ دوسروں سے زیادہ اپنے دین پر قائم تھے اور سب سے زیادہ ہارون سے محبت کرتے تھے۔ اس وقت حضرت موسیٰؑ نے انہیں رافضی کا لقب دیا۔(محاسن، ج1، ص157۔)

اور امام شافعی نے اسی سلسلہ سے کہاہیں:

مَا الَّرفضُ دینی وَ لا إعتِقادی

لکِن تَوَلَّیتُ غَیرَ شَکٍّ

خَیرَ إمَامٍ وَ خَیرَ هَادی

إن کَانَ حُبُّ الوَلِیِّ رَفضاً

فإنَّنی أرفَضُ العِبادَ

لوگ کہتے ہے کے ہم رافضی اور ہم مرتد ہیں ہرگز ہرگز یہ میرا مسلک نہیں لیکن ہاں یہ افضل امام اور بہترین رہنما ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اگر یہ محبت دلیل ہے رفض اور ارتداد کی تو ہم سب سے بڑے رافضی ہے۔

شیعیت کب وجود میں آئی؟

پہلا نظریہ: شیعہ اثنا عشری نظریہ یہ ہے کہ شیعہ کی حقیقت کو خداوند عالم نے قران میں ذکر کیااور رسول اکرم ﷺ نے اسکو آگے بڑھایا۔

دوسرا نظریہ: شیعیت کا ظہور سقیفہ میں ہوا[1]۔

تیسرا نظریہ: قتل عثمان کے بعد تشیع کا ظہور ہوا۔

چوتھا نظریہ: امام حسین (علیہ السلام) کی شھادت کے بعد شیعہ کا ظہور ہوا۔

پانچواں نظریہ: اہل فارس سے متاثر ہو کر شیعہ مذہب وجود میں آیا۔

تمام نظریات باطل ہیں مگر یہ پہلا نظریہ، شیعت کے بارے میں یہ سوال کرنا ہی درست نہیں ہے چونکہ شیعہ کوئی ایسا فرقہ نہیں ہے جو بعد میں کسی ایک شخصیت کے ذریعے وجود میں آیا ہو بلکہ شیعت وہی اسلام ہے جسے مرسل اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر آئے تھے شیعت وہی اسلام ہے جو پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد امامت اور ولایت کی صورت میں اسلامی سماج کی رہبریت کے لیے آگے بڑھا۔ یہ وہ طریقہ کار ہے جس کا حکم خود خداوند متعال نے دیااور رسول اسلام ﷺ نے اس کا اعلان فرما کر رخصت ہو گئے۔ یہ ایک ایسی بنیادی اصل ہے جس پر اسلام کی بقا ہے جس سے اسلام کا تشخص باقی ہے اور اسی حقیقی اور محمدی ﷺ اسلام کا دوسرا نام تشیع یا شیعت ہے۔ اسلام کے اس دوسرے نام کا تذکرہ بھی خود زبان مبارک رسول ﷺ سے ہوا اور بہت سارے اصحاب نے اسی الٰہی اور محمدی ﷺ طریقہ کار کو آپ ﷺ کی رحلت کے فورا بعد اپنایا اور اسی پر تاحیات باقی رہے یہ وہ اصحاب تھے جنہیں خود رسول اسلام ﷺ نے شیعہ ہونے کا لقب دیا تھا اور درحقیقت پیغمبر اسلام ﷺ انہی اصحاب کے ذریعے اسلام کے دوسرے نام کو تشیع کی صورت میں پہچنوا رہے تھے۔

---

[1] واقعہ سقیفہ بنی ساعدہ پیغمبر اکرمؐ کی رحلت کے بعد گیارہویں ہجری کا وہ پہلا واقعہ ہے جس میں ابو بکر ابن ابی قحافہ مسلمانوں کے خلیفہ منتخب ہوئے۔ پیغمبر اکرمؐ کی وفات کے بعد امام علیؑ اور بعض اصحاب آنحضرتؐ کی تکفین اور تدفین میں مشغول تھے اسی وقت انصار کا ایک گروہ سعد بن عبادہ کی سرپرستی میں سقیفہ بنی ساعدہ نامی جگہ جمع ہوا تا کہ پیغمبر اکرمؐ کے بعد اپنا رہبر انتخاب کر سکے۔